بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نقشِ آغاز

۹ ستمبر کو ۴ بجے ظہر پشاور (نمک منڈی) کی جامع مسجد میں متحدہ شریعت محاذ کا ایک جلسۂ عام ہوا جس میں اجتماع کے مہمانِ خصوصی مولانا سمیع الحق نے مختصر خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعض حصے جو اس وقت نوٹ کر لئے گئے تھے نذرِ قارئین ہیں۔

"ادارہ"

خطبۂ مسنونہ کے بعد۔

حضراتِ گرامی، بزرگو اور دوستو! یہ حسنِ اتفاق اور تحریکِ نظامِ شریعت کی برکتیں ہیں کہ آج مسجد میں اندر اور باہر کہیں پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں۔ یہ عظیم الشان جلسہ حسنِ اتفاق سے منعقد ہوا ہے ورنہ میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ آج پشاور کے علماء، دارالعلوم کے فضلاء، اور مختلف مکاتبِ فکر کے زعماء کی خصوصی میٹنگ بلالی جائے جس میں متحدہ شریعت محاذ کے کارکنوں کیلئے کام کرنے کے بارے میں باہمی مشورہ کیا جائے ـــــ مجھے معلوم نہ تھا کہ اتنے بڑے جلسہ کا انعقاد ہوگا۔ اب جب دوستوں نے کل سے میٹنگ کی بجائے جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کرلیا۔ تو خدا تعالیٰ کو بھی یہی منظور تھا۔ آپ حضرات کی اس قدر بڑے پیمانے پر حاضری، جوش اور خلوص اور آج کا یہ کامیاب جلسہ بغیر کسی تیاری کے اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کی نظامِ شریعت سے وابستگی مضبوط اور اٹوٹ ہے۔

میں مختصراً یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل اور اس کا وجود اور نفاذِ شریعت کا تحریک، کیوں ضروری ہے اور موجودہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر سیاسی صورتِ حال کے پیشِ نظر اس کی اہمیت مزید کیوں بڑھ جاتی ہے ـــــ۔

محترم بزرگو! آپ جانتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ہر مسلمان کے ذمہ ایک لازمی فریضہ ہے، مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر باطل نظام اور دنیا کے ہر باطل آئین سے ٹکرائے اور اسے تہس نہس کر کے اس کی جگہ صالح انقلاب برپا اور اسلامی نظام قائم کرے۔ پھر قرآن وسنت اس پر شاہد ہیں کہ جس کو جس قدر عقل وشعور اور علم وفہم کی دولت سے نوازا گیا ہے۔ اس مناسبت سے اس کی ذمہ داریاں اور مسئولیت بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اگر ایک شخص عالم ہے۔ قرآن وحدیث کو جانتا ہے اور میدانِ سیاست میں برسرِ پیکار ہے تو اسکی ذمہ داری سب سے زیادہ بڑی اور اہم ہے ـــــ اسلام صرف عبادات کا مجموعہ نہیں اور نہ چند مخصوص ریاضتوں سے عبارت ہے بلکہ اسلام ایک

جامع اور مکمل نظامِ حیات ہے علماء انبیاء کے ورثاء ہیں وہ دنیا کے ہر غلط نظام کو بدلنے اور نظامِ اسلام کو قائم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

پھر ماحول، واقعات اور حقائق و نتائج سے آنکھ بند کر کے محض سیاست برائے سیاست کرنا علماء کے شایانِ شان نہیں۔ سیاست میں حصّہ لینا اور ملک میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ علماء کا فریضۂ منصبی ہے مسلمان غلبۂ اسلام اور اس کے سیاسی استحکام کی جدوجہد سے کنارہ کش نہیں رہ سکتا۔

محترم بزرگو! موجودہ حالات میں علماء کو، اہلِ اسلام کو، اور دین کی سربلندی چاہنے والوں کو کونسی سیاست کرنی چاہیئے۔ میں نے اس سے قبل بھی یہاں علماء کنونشن میں یہی عرض کیا تھا کہ علماء کی سیاست برائے سیاست نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ محض حکومتیں بدلتے رہیں، اشخاص اور چہرے بدلتے رہیں۔ بلکہ ہماری سیاست کا مقصد خدا کے دین کا نفاذ، نظامِ اسلام کی ترویج اور غلبۂ اسلام ہونا چاہیئے۔

پھر ہمیں دیکھنا ہے کہ اگر ہماری سیاست سے اللہ کے دین کو غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ نظامِ اسلام کا نفاذ ہوتا ہے۔ شریعت کی بالادستی آتی ہے۔ تو سیاست میں حصّہ لینا واجب ہے۔ میدانِ سیاست میں کودنا پھر علماء کا فریضہ منصبی بن جاتا ہے۔ کہ اصلاح و تبلیغ اور غلبۂ دین کیلئے سیاسی جدوجہد میں شریک ہوں۔ اور اگر سیاست لادینی ہو مادیت اور دہریت کا غلبہ ہو، اسلام کو نقصان پہنچتا ہو۔ اور ہماری کوششوں سے شیطانی قوتیں ابھرتی ہوں، میکیاولی سیاست کی راہیں کھلتی ہوں تو ایسی سیاست شجرۂ ممنوعہ وملعونہ ہے۔ ایسی سیاست جس سے دینِ اسلام کی بقاء و استحکام اور نفاذ کی راہیں مسدود ہوتی ہوں ایک لعنت ہے علماء کیلئے ایسی سیاست میں حصّہ لینا اور تخریب کاری اور قومی وملکی انتشار کو پھیلانا شرعاً اور اخلاقاً ممنوع ہے۔ انبیاء کے ورثاء کے شایانِ شان یہ کام نہیں، علماءِ حق ہمیشہ سے باطل کے نظام کو اور باطل کی سیاست کو باطل قرار دیتے آئے ہیں۔ اس لئے آلۂ کار کبھی نہیں بنے اور نہ علماءِ حق کی سیاست یہ ہے کہ اربابِ اقتدار کی مدح وثنا کرتے پھریں ان کی ہر جائز و ناجائز کی تائید کرتے رہیں۔ جو دین کا عالم ہوگا۔ جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح وارث اور جانشین ہوگا وہ ہمیشہ حکومت کے ظالمانہ کردار، منافقانہ پالیسیوں سے جنگ کرے گا۔ جو عالم حکومت پہ بک جاتا ہے اور اقتدار کے ایوانوں میں نظامِ اسلام اور اعلاءِ کلمۃ الحق کا جھنڈا بلند نہیں کر سکتا وہ ملعون ہے۔ اور شیطان سے بھی بدتر ہے۔ الساکت عن الحق شیطانٌ اخرس۔ حضورؐ نے ایسے عالم کو گونگا شیطان کہا ہے۔

اور ایسا عالم بھی غضبِ خداوندی کا مستحق ہے۔ قطعاً علمِ دین کی تحقیر و تذلیل کر رہا ہے۔ جو علی الاعلان لادینی طبقوں، سوشلسٹوں، کمیونسٹوں اور دین دشمن عناصر کیلئے راہ ہموار کرتا پھرے اور ان کو منزل مراد تک پہنچانے کیلئے اپنا کاندھا آگے بڑھاتا ہے جو برسرِ اقتدار آ کر اہلِ اسلام کو، دینی قدروں کو، نبوت کی تعلیمات کو

اخلاقی مجد و شرف کو تہس نہس کر دے۔ اس لئے متحدہ شریعت محاذ کی شکل میں ایک اعتدال کا راستہ اللہ نے ہمارے لئے پیدا کیا۔ اور یہ ایک صراطِ مستقیم ہے۔ اگر ایک طرف حکومت سے اسکی جنگ ہے۔ ایوان میں اس کے گریبان میں ہاتھ ڈالنا ہے جیساکہ حکومت کیلئے آج کل شریعت بل گلے کا طوق بنا دیا گیا ہے۔ تو دوسری طرف لادینی قوتوں بے دین سیاستدانوں اور دین دشمن عناصر سے بھی برسرِ پیکار ہے۔ ان ملک دشمن عزائم اور دین کے مٹا دینے والے کردار کو قطعاً پنپنے نہیں دیا جائے گا۔

کچھ لوگ جن کو سیاسی میدان میں شکست مل چکی ہے جنہیں شریعت کی بجائے جمہوریت ہی سب کچھ نظر آتا ہے وہ عوام کو یہ دھوکہ دے رہے ہیں کہ شریعت بل پیش کرنے والے پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ اور جو پارلیمنٹ کا ممبر ہوتا ہے وہ حکومت کا ساتھی ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ محض فریب ہے۔ آخر تم تو خود بھی الیکشن کا مطالبہ کر رہے ہو۔ کس لئے؟ انتخاب کرا کے اسمبلی میں جانا چاہتے ہو۔ اگر ممبر بننا حکومت کی ہاں میں ہاں ملانا ہے پھر تو تمہاری ساری جدوجہد بھی اسی لئے ہے۔ تم خود تو اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہو کہ کسی طرح کرسی تک پہنچ جائے اسلام دشمن قوتیں اقتدار میں کیوں نہ آئیں مگر ہمیں ایک آدھ سیٹ تو مل جائے ـــــ الغرض الحمدللہ علماء حق آج وہی کردار ادا کر رہے ہیں جو ان کے اسلاف نے پارلیمنٹ میں اختیار کیا تھا۔ نہ حکومت کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں اور نہ لادینی قوتوں کیلئے راہ کھولنے کی سیاست کر رہے ہیں۔ بلکہ علماء حق حکومت کے منافقانہ کردار کا پردہ چاک کر رہے ہیں نفاذِ شریعت کی جنگ کر کے ائمہ اسلاف کی نیابت کا حق ادا کر رہے ہیں، شریعت بل پیش کر کے اسلامی سیاست کا جھنڈا بلند کر دیا ہے۔

شریعت بل کیا ہے؟ یہ نظام کا بدلنا ہے۔ تو شریعت محاذ چہرے نہیں بلکہ نظام بدلنا چاہتا ہے۔ محض شخصیات یا پارٹیاں نہیں آئین بدلنا چاہتے ہیں۔ یہ عجیب دور ہے کہ مغربی سیاست اور لادینی سیاست قوم پر مسلط کی جا رہی ہے اور اچھے بھلے دیندار لوگ بھی غلط فہمی سے اسکی لپیٹ میں آ رہے ہیں کہ حکومت بدلنے اور محض چہرے بدلنے کیلئے لوگوں کو سڑکوں پہ نکالو، تخریب کاری کرو، دوکانیں جلاؤ، بے گناہ لوگوں کو قتل کراؤ۔ جبکہ اسلام میں محض سیاست برائے سیاست کی گنجائش نہیں، اسلام سیاست برائے غلبۂ دین کی تعلیم دیتا ہے ـــــ نوابزادہ نصر اللہ خان کی سیاست نہیں کہ کنوئیں کی چرخی ہے کہ ایک طرف ڈول خالی ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ بھر لئے جاتے ہیں، آخر یہ بھی کوئی مشن ہے۔ اس سیاست سے، بے مقصد ہنگاموں سے بغیر منشور کی تحریک سے، آپ یقین جانیں سو سال میں بھی آئین اور نظام نہیں بدلا جا سکتا۔

تو اس بل کے ذریعہ متحدہ شریعت محاذ نے نظام بدلنے کا فیصلہ کیا ہے، آئین بدلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو بھی حکومت آئے اور جائے اسکی پابند ہو گی مسلم لیگ بھی اسکی پابند ہو گی، پارلیمنٹ بھی پابند ہو گی۔ عدالت بھی اسکی

ہو گی۔ حکومت ہزار بار بدلتی رہے، جو حکومت بھی آئے اسکی پابند ہو۔ اگر پیپلز پارٹی کی حکومت آئے گی تو وہ اسکی پابند ہو گی۔ ملک کا سیاسی نظام شریعت کا پابند ہو جائے گا۔ کوئی پارٹی، کوئی جماعت اور کوئی گروہ شریعت خلاف کام نہیں کر سکے گا۔

متحدہ شریعت محاذ کی تحریک نفاذِ شریعت کی برکت سے عدالتوں سے مغربی نظامِ عدالت چھین لیا جائیگا اسکی جگہ نظامِ شریعت جاری کر دیا جائے گا۔

دوستو! آج حکومت بھی اور لادینی قوتیں بھی، شریعت بل کے خلاف متحد ہیں۔ آج شریعت کے خلاف پیپلز ی کے جو جذبات ہیں حکومت کے بھی وہی جذبات ہیں۔

تمام سیاسی لیڈر اور مولوی کے لباس میں بعض پیشہ ور سیاست دان بھی شریعت بل کے حق میں حکومت اور پارٹی کے موقف سے پیچھے نہیں ـــ عجیب بات ہے حکومت اور سیاست دان بظاہر آپس میں مختلف اختلافات میں اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں مگر شریعت بل کی مخالفت میں سب متفق ہیں اور سب کا موقف ہے شریعت کے نفاذ کو ٹالنے میں سب کا اجماع ہے۔ خوب فرمایا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے: ...ملۃ واحدۃ۔ یہ دو نظاموں کی جنگ ہے، دو سیاسی نظریات کی جنگ ہے۔ حکومت کی سیاست منافقت کی سیاست ہے جو بغیر دباؤ کے اور زبردست سیاسی قوت کے۔ نظامِ اسلام نافذ کرنے میں قطعاً ...س نہیں، ہمارا تجربہ ہو چکا ہے۔ قریب سے دیکھ چکے ہیں، اندر باہر سے جھانکا ہے۔ ہم نے ان کے ہر خدشے ...واب دیا، ہر اعتراض کو رفع کیا، ہر مشکل سلجھائی، ہر موڑ پر اسلام کی معتدل راہ بتائی۔ مگر ایسا لگتا ہے کہ اربابِ ...ت فیصلہ کر چکے ہیں کہ حکومت چلی جائے مگر نظامِ شریعت نہ آنے پائے۔

دوسری طرف سیاسی پارٹیاں ہیں۔ لادینی قوتیں ہیں، لادینیت اور دہریت کے علمبردار ہیں جن کے اندر سیکولرازم ...ل ازم، قادیانیت اور ہر بے دینی کھپ چکی ہے جو سب کچھ چاہتے ہیں مگر نظامِ شریعت نہیں چاہتے۔ بڑی جرأت ...باکی سے نظامِ شریعت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ قادیانیت کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ سیکولرازم اور بھٹوازم کے ...ے لگا رہے ہیں۔

اب علماء حق، اہلِ درد، غلبہ اسلام کی تمنا اور کام کرنے کا جذبہ رکھنے والے کارکن چکی کے دو پاٹوں میں آگئے ایک طرف حکومت کی منافقت ہے اور دوسری طرف سیاسی پارٹیوں کا کفر صریح ہے۔ ہم دونوں سے دستبردار ...ہم دونوں سے لاتعلق ہیں۔

ہمارے پاس اپنا پلیٹ فارم ہے، اپنا منشور ہے، اپنا لائحہ عمل ہے، وہ قرآن کا منشور ہے۔ اور شریعت کا ...فارم ہے اور شریعت کے محاذ پر، شریعت کے پلیٹ فارم پر اور شریعت کے موقف پر مبنی ہونے کی دعوت

نقشِ آغا

دیتے ہیں ۔ یہی صراطِ مستقیم ہے اور یہی نجات کا راستہ ہے ۔ متحدہ شریعت محاذ اسی کا علمبردار ہے ۔
جو لوگ پیپلز پارٹی وغیرہ کی شیطانی سیاست کے علمبردار ہیں ، لادینیت کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہیں او
اسی جھنڈے کے تحت مطمئن ہیں وہ شیطنت کی راہ پر چل رہے ہیں ۔ اور جو لوگ حکومت کے جھنڈے کے تلے مطمئ
ہیں ۔ اس کی ہر بات پر لبیک کہتے ہیں ۔ حق و ناحق کی تمیز نہیں کر پاتے ۔ حکومت پر اپنا ضمیر بیچ چکے ہیں ہم الیسوا
سے اعلانِ بیزاری کرتے ہیں ۔

متحدہ شریعت محاذ درمیان کا راستہ ہے اعتدال کا راستہ ہے جو خالص جہاد اور شرعی جہاد ہے جسکی
دونوں باطل سیاسی نظاموں سے جنگ ہے اور الحمدللہ کہ شریعت محاذ کے اس موقف پر کراچی سے لیکر خیبر تک
علماء کرام ، مفتیانِ عظام ہمدردانِ امت اور غمخوارانِ ملت کو اطمینان ہے ۔ جید علماء کرام اور مشائخ عظام کی
اس کو تائید حاصل ہے ۔

ہم نے گذشتہ چند ماہ میں سارے ملک کا دورہ کیا ہے ۔ سندھ ، پنجاب اور ملک کی ہر گلی اور
کوچہ کوچہ چھوٹے بڑے اور بچے بچے کی زبان پر شریعت بل ہے ۔ جب مجھے کراچی ، سندھ ، اور پنجاب میں
شریعت بل کے سلسلہ میں جانا ہوا تو میرا سر شرم سے جھک گیا جب وہاں کے لوگ کہنے لگے کہ تمہارے پشاور
کے بعض نام نہاد مولویوں نے شریعت بل کے خلاف مظاہرہ کیا اور اخبارات میں اسکی تصویریں بھی شائع ہوئیں ۔
جو بات مرزائی کہہ رہے ہیں انتہائی متعصب شیعہ کہہ رہے ہیں ، لادینی عناصر کہہ رہے ہیں کمیونسٹ اور سوشلسٹ
کہہ رہے ہیں ، حکومت کہہ رہی ہے ، پیپلز پارٹی کہہ رہی ہے وہی بات سیاسی مولوی بھی کہہ رہے ہیں ۔ کہ شریعت بل
اسمبلی میں پیش کر کے اسے متنازعہ بنایا جا رہا ہے ۔ جب اسمبلی کے ارکان اس پر بحث کریں گے یا مخالفت کریں گے
تو متنازعہ بن جائے گا ۔ لھذا اسے نہیں پیش کرنا چاہئے ۔ یہ عجیب منطق ہے ، اسلام کا نام نہ لو کہ لوگ اختلاف کریں
گے ، پھر تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ ہی نہ کرو ، نہ روس کو اسلام کی دعوت دو نہ امریکہ کے سامنے
اسلام کا نام لو کہ وہ اسے ٹھکرا دیں گے ۔ ہمارے اکابر بھٹو دور میں اور ایوب خان کے دور میں اسلام کی بات کیوں
کرتے رہے جبکہ اکثریت کے بل بوتے پر ہر بات مسترد کی جاتی رہی ۔

اگر اسلام کا نام لینا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا ، اسلام کو متنازعہ کرنا ہے ۔ پھر تو حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسلام کا نام لیا کہ لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور کلمۂ اسلام ان کے سامنے پیش فرمایا کہ ساری دنیا اسکی
مخالف تھی اور ظالموں کے ہاں توحید بھی متنازعہ تھی ۔

ایک اور غلط فہمی یہ پھیلائی جا رہی ہے ۔ کہ شریعت بل میں مودودی ازم ہے اور اسے جماعت اسلامی نے
پیش کیا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ دروغ گو را حافظہ نباشد ۔ کچھ تو خدارا انصاف سے کام لیجئے ۔ آخر تم

ہے گی، علماء بھی جھوٹ بولتے ہیں، آخر یہ شریعت بل کب پیش ہوا، کس نے پیش کیا اسکی کونسی دفعہ میں مودودی ازم کونسی دفعہ شریعت کے خلاف ہے۔؟ یہ شریعت بل میں نے اور محترم قاضی عبداللطیف صاحب نے پیش کیا یعت بل جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر و مشائخ اور جید علماء کے مشورہ سے پیش ہوا ہے اور اسکی جنگ شیخ الحدیث شریعت مولانا عبدالحق مدظلہ کی قیادت میں لڑی جارہی ہے ۔۔۔ قوم سچائی چاہتی ہے ۔۔۔ قوم اطمینان چاہتی جو لوگ محض باطل طاقتوں کے آلۂ کار کے طور پر کام کر کے فسادات پھیلا رہے ہیں ان کو اپنے موقف پر اطمینان نہیں ہے۔ وہ جیل جائیں وہ مار کھائیں وہ جلوس نکالیں، انہیں ضمیر ملامت کرتا ہے انہیں شریعت ت کرتی ہے۔ وہ خود سوچیں گے کہ یہ قربانی کس لئے دی جارہی ہے۔

ہمارا موقف خالص شریعت کا موقف ہے۔ صحیح موقف ہے۔ اور ہمیں اپنے موقف، پر سو فیصد یقین ہ وہ درست موقف ہے۔ ہمارا ضمیر مطمئن ہے، ہماری تحریک کامیاب ہے، ہمارا راستہ خالص اسلامی انقلاب ستہ ہے۔ ہمیں شرح صدر ہے کہ اس راہ میں جو بھی تکلیف آئے گی اللہ کی خوشنودی کا باعث ہوگی۔ جو بھی اٹھے گا صرف اور صرف شریعت کے لئے ہوگا۔ کامیابی ہوگی تو نور علیٰ نور کامیابی بظاہر نہ ہو تو فرض منصبی تو ادا اور عنداللہ تو سرخرو ہوں گے۔ انبیاء کرام کا زندگی بھر یہی شیوہ اور وطیرہ تھا۔ کامیابی اور ناکامی ان کی ذمہ داری ، نتائج اللہ تعالیٰ پر چھوڑ کر وہ جد و جہد کرتے رہے ہمارا یہی مشن ہے اور یہی تحریک۔

آیئے ہم سب دائیں اور بائیں سے ہٹ کر صراط مستقیم پر گامزن ہوں اور اس کے لئے متحدہ شریعت محاذ مضبوط بنائیں تاکہ یہ آخر آخر تک اسلامی انقلاب اصلاح معاشرہ اور قرآن و سنت کی بالادستی کی کامیاب جنگ سکے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اعتذار | ڈاکٹر سلیمان اظہر نامی مقالہ نگار کے بعض مقالے ملک کے دیگر جرائد کی طرح الحق میں بھی شائع ہوئے، بظاہر ان مضامین کا تعلق بعض تاریخی مباحث سے تھا، اس وقت تک ڈاکٹر صاحب موصوف کی کوئی گستاخانہ تحریر سامنے نہیں آئی تھی، اب جو صورتحال سامنے آئی ہم ایسے شخص کے مقالے شائع کرنے پر معذرت خواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے۔

"ادارہ"

★